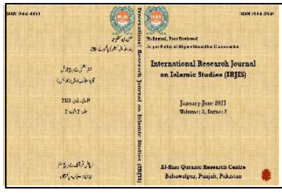

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

ازواجِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف اور ان کے خصائل و کمالات

Introduction of Abu Bakr Siddiq's (R.A) Spouses and their Virtues and Outstanding Traits

1. Dr. Abdul Raouf Usmani,

Visiting Lecturer,
Department of Gender Studies,
University of the Punjab, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: qaziusmani33@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6781-9569

2. Dr. Muhammad Akram,

Assistant Professor,
Lahore Leads University, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: makramlhri@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-7678-3265

To cite this article: Dr. Abdul Raouf Usmani and Dr. Muhammad Akram. 2022. "ازواجِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف اور ان کے خصائل و کمالات: Introduction of Abu Bakr Siddiq's (R.A) Spouses and their Virtues and Outstanding Traits". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 2), 58-.68

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || July - December 2022 || P. 58-68
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-2-6/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.02.u6
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 December 2022
License:	This work is licensed under an
	Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The Companions of the Messenger of Allah (R.A) are those pure beings who had the greatest opportunity to be in the company of the Messenger of Allah (PBUH), whose glory is mentioned many times in the Qur'an and Hadiths. These companions (R.A) made many sacrifices in every field of life for the propagation of religion and the promotion of Truth. Their collective and individual character is a model for all Muslims of coming ages. Muslims live their lives according to the orders of Allah and His Messenger (PBUH). In Islam, men and women have equal status and there is no doubt that like the Sahaba (R.A), the biography of the Sahabiyat (R.A) also lays down the principles of guidance and direction for the Muslim

Ummah. Mentions of Companions male and female are the cause of growth and maturity in the faith of Muslims. Their way of life is a guiding light for the periods to come. In this article Virtues and Outstanding Traits of the spouses of Abu Bakr Siddiq's (R.A) will be discussed in detail.

Keywords: Companions, Patience, Ibadat, Piety, Abu Bakr Siddiq

1. تمہید:

دینِ اسلام اللہ رب العزت کا پسندیدہ دین ہے اس دین کی اشاعت اور تکمیل خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے فرمائی۔ آپ ﷺ نے دین اسلام کو قبول کرنے والوں کی وحی الٰہی کے مطابق خود تربیت فرمائی۔ اور یہ تعلیم و تربیت یافتہ افراد یعنی صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین متین کی خوب اشاعت اور اس میں خدمات سر انجام دیں۔ انہیں اصحاب میں سے خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مختصر سا تعارف اور ان کی ازواج کا تذکرہ تفصیلاً کیا جاتا ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا نام عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی۔ آپ کا نسب چھٹی پشت میں مرہ بن کعب پر سرکار دو عالم ﷺ پر جا ملتا۔ آپ کی کنیت "ابو بکر" تھی اور آپ ایک بڑے قبیلے کے سردار تھے۔[1]

سیدنا ابو بکرؓ کے کئی القاب تھے جو ان کے علو مرتبت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان میں ایک لقب الصدیق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو "الصدیق" کا لقب بھی عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا (اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو جانی اور گہرا دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور دوست ہیں)۔[2]

بعض روایات میں ہے کہ جس رات سرکار دو عالم ﷺ معراج پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ ﷺ نے جبرائیل سے فرمایا کہ معراج کے یہ تمام واقعات جب میں قوم سے بیان کروں گا تو وہ میری تصدیق نہیں کریں گے۔ جبرائیل نے آپ سے کہا: "آپ پریشان نہ ہوں ابو بکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں"۔

لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی آپ صدیق کے لق سے مشہور تھے۔ جاہلیت میں بھی آپ کی صداقت شعاری مسلم تھی۔ پوری امت اس پر متفق ہے کہ "صدیق" کا لقب آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہر قول و فعل میں تصدیق پر ملا۔[3]

چنانچہ صاحب اسد الغابہ نے اس بارے میں ابو محجن ثقفی کے دو اشعار بھی نقل فرمائے ہیں۔

سمیت صدیقاً و کل مہاجر سواك یسمی باسمه غیر منکم

سبقت الی اسلام واللہ شاھد و کنت جلیساً فی العریش المشھر[4]

---

[1] Ibn-al Aseer, Muhammad Bin Muhammad Bin Abd-ul-kareem, Usdul Ghaaba Fee Fi Marifatisahabah, Door-e-Ehya Al-taras: Alasabi, Baroot, Labnan 1994, Vol:3, Pg, 206

[2] Al bukhari Muhammad bin Ismail, Kitab Al manaqib, Bab Fazail-e-Abu Baker Sidiqque, Mutarajim, Maulana Abdul Razaq Dewbandi, Maktaba Rahmaniya Lahore, Vol: 2, P: 252

[3] Al zuhri Muhammad Bin Saad Bin Munee, Altabakat-ul-kubra, Daar-e-Ehya, Al turas Alarabi, Baroot, Labnan 1996, Vol: 3, P: 09

[4] Usdul Ghaba Fee Maarifati shabah, Vol: 3, P: 206

2.ازواجِ ابو بکر صدیقؓ:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی پوری عمر میں چار نکاح کیے دو قبل از اسلام اور دو زمانہ اسلام میں قبل از اسلام قتیلہ اور حضرت ام رومانؓ سے اور زمانہ سلام میں حضرت حبیبہ بنت خارجہؓ اور حضرت اسماء بنت عمیسؓ نکاح کیا۔

قتیلہ بنت عبد العزّ

نام ونسب:

قتیلہ بنت عبد العزّ بن عبد اسد بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لُوئی۔ یہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ اور اُسما بنت ابو بکرؓ کی ماں تھیں۔[5]

قتیلہ ابو بکر صدیق کی زوجہ تھیں۔ ان کا نکاح زمانہ جاہلیت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہوا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ہی معاملات خراب ہو گئے تھے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسے طلاق دے دی تھی۔

اَ۔ حضرت ام رومانؓ بنت عامر

نام ونسب:

حضرت ام رومانؓ قبیلہ کنانہ کے خاندانِ فراس سے تھیں۔ سلسلہ نسب ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع ابن وہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

پہلا نکاح حضرت ام رومانؓ کا عبد اللہ بن سخبرہ سے نکاح ہوا اور ان ہی کے ہمراہ مکہ آکر اقامت کی۔ جب عبد اللہ فوت ہو گئے۔ تو دوسرا نکاح حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کیا۔[6]

اسلام:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں اسی طرح انہوں نے اپنی بیوی ام رومان کو دین کی دعوت دی تو انہوں نے اُسے قبول کر لیا۔ یہ ان مومن خواتین کی جماعت میں شامل ہو گئیں۔ جنھوں نے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر کے کامیابی و کامرانی حاصل کر لی تھی۔ اور ان خواتین نے خاتم النبیین سیدنار سول اللہ ﷺ کی اتباع کا اعزاز حاصل کر لیا تھا۔[7]

اوصاف حسنہ

رسول اللہ ﷺ کو جب ہجرت کا حکم ہوا تو اس وقت حضرت ابو بکرؓ تنہا نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مدینہ کو روانہ ہو گئے تھے لیکن ان کا خاندان مکہ میں مقیم تھا۔ مدینہ پہنچے تو وہاں سے زید بن حارثہ اور ابو رافعؓ کو مستورات کو مدینہ طیبہ میں لانے کی ذمہ داری دی گئی تھی حضرت ام رومان ان خواتین کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں آئیں۔[8]

ایک مرتبہ ابو بکر صدیقؓ اصحاب صفہ میں سے تین صحابہ کو اپنے گھر کھانا کھلانے لائے تھے۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے تو واپسی میں دیر ہو گئی۔ گھر آئے تو ام رومانؓ نے کہا مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں بیٹھ رہے؟ فرمایا آپ نے کھانا نہیں کھلایا؟ جواب ملا

---

[5] Al tabakat-ul-Kubra, Vol: 3, P: 90
[6] Al tabakat-ul-Kubra, Vol: 8, P: 387
[7] Alaskalani Ahmad Bin Ali Bin Hijr, Alashabah Fee Tameezi sahabah, Tahqeer-o-Taleeq Aadil, Ahmad Abdul Maujood, Darul Kutb Alilmiyah, Baroot, Labnan, Vol: 8, P: 391 No: 12028
[8] Alasabah Fee Tameezi Sahabah, Vol: 8, P: 392

کھانا بھیجا تھا لیکن ان لوگوں نے انکار کیا۔ غرض کھانا کھلایا گیا اور اس قدر برکت ہوئی کہ نہایت افراط کے ساتھ بچ گیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت ام رومانؓ سے پوچھا اب کتنا ہے؟ بولیں تین گنا سے زیادہ۔ چنانچہ سب اٹھوا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔[9]

جب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کو نکاح میں لانے کا پیغام خولہ بنت حکیمؓ نے حضرت عائشہؓ کی والدہ حضرت ام رومانؓ کو اس انداز میں دیا کہ کہنے لگیں اللہ نے تمہارے گھر کو خیر و برکت سے معمور کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا اے خولہؓ وہ کیسے؟

حضرت خولہؓ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے بارے میں یہ تذکرہ کیا ہے ام رومان نے قدرے سر جھکا کر سوچا اور پھر ہنستے مسکراتے ہوئے کہا:

ذرا انتظار کرو ابو بکر صدیقؓ آنے ہی والے ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ تشریف لے آئے ام رومانؓ نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا، مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لئے عائشہؓ کا رشتہ مانگا تھا۔ بخدا میں وعدہ خلافی نہیں کروں گا۔ پھر اس کے بعد سیدنا ابو بکرؓ ان کے پاس گئے اس کے پاس اس کی بیوی بھی تھی اس سے پوچھا کہ رشتے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے مطعم نے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس سے پوچھ لیں اس سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی۔

بھائی دراصل بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اس نوجوان کی شادی تمہارے ہاں کر دی، تو آپ اسے بے دین بنا دیں گے یعنی اسے اپنے دین میں شامل کر لیں گے سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ مطعم بن عدی سے پوچھا آپ کا کیا خیال ہے تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟

انہوں نے کہا یہ جو کہتی ہیں آپ سن ہی رہے ہیں۔[10]

اس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے وعدے سے منحرف بھی نہ ہوئے اور ان کی وفا پر بھی کوئی آنچ نہ آئی۔ اور ام رومان بھی اپنے قول و عمل میں پوری اتریں عائشہؓ کی شادی نبی کریم ﷺ کے ساتھ کر دی گئی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خوش دامن بننے کا اعزاز حاصل کر لیا۔[11]

اعزاز و مرتبہ:

حضرت ام رومانؓ کو اپنی زندگی اور وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی طرف سے عزت و احترام اور توقیر ملی۔ واقعہ افک پر صبر و تحمل اور ایک مثالی ماں کی حیثیت سے حضرت عائشہؓ کی تربیت فرمائی۔

سمہودیؒ رقمطراز ہیں:

ام رومان کی میت کو خود رسول اللہ ﷺ نے قبر میں اتارا، اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کی:

اللھم انه لم يخف عليك مالقيت ام رومان فيك وفي رسولك۔

"الٰہی! تجھ پر یہ بات چھپی ہوئی نہیں جو ام رومان کو تیرے اور تیرے رسول کے بارے تکالیف پہنچیں"۔[12]

---

[9] Alzahbi Muhammad Bin Ahmad Binusman Tareekhul Islam, Alseerat ul inabawiyah, Tahqeeq, Aldaktoor Umer Abdul Salam Tadmari, Darul Kitab Alarabi, Baroot Labnan, Vol: 1, P: 280
[10] Tareekh-ul-Islam, Vol: 1, P: 280
[11] Tareekh-ul-Islam, Vol: 1, P: 280
[12] Almashoodi Ali Bin Ahmad, Wafa-ul-Wafa, Be Akhbaari Darul Mustafa, Idara Paigham, Lahore, Vol: 3, P: 883.

اسی طرح جب حضرت ام رومان کو قبر میں اتار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سرا ان ینظر الی امراۃ من الحور العین فلینظر الی ام رومان۔

جو حور عین میں سے کسی خاتون کو دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ وہ ام رومان کو دیکھ لے"۔[13]

جس خاتون کو یہ مژدہ مل جائے وہ تو بڑے نصیب والی ہوتی ہے۔ ام رومان مثالی خوش دامن، نیک بیوی، شفیق ماں، اور صبر کرنے والی مومن خاتون تھیں۔

اولاد و وفات:

حضرت ام رومانؓ نے دو نکاح کیے تھے۔ پہلے شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام طفیل تھا۔ حضرت ابو بکرؓ سے دو اولادیں ہوئیں۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ اور حضرت عائشہؓ۔[14]

حضرت ام رومانؓ کی تاریخ وفات میں بہت اختلاف ہے بعض ۴ھ یا ۵ھ بتاتے ہیں اور بعض ۶ ہجری۔ حضرت ام رومان نے ۹ھ یا اس کے کچھ بعد انتقال کیا، حافظ ابنِ حجر نے الاصابہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ان کی وفات ۹ھ سے پہلے نہیں ہوئی۔[15]

ب. حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ

نام و نسب:

حضرت حبیبہ زوجہ ابو بکر صدیقؓ جن کا سلسلہ نسب حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زبیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر۔ ان کے والد حضرت خارجہ بن زید جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ اور یہ بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے تھے جنگ بدر میں بھی شریک رہے اور غزوہ اُحد میں شہادت پائی۔[16]

حسن معاملات

حضور ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی اہلیہ حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضرت حبیبہؓ کا قیام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر سخ کے مقام پر تھا۔ جس دن حضور اقدس ﷺ کا وصال ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر حضرت حبیبہؓ کے ہاں سخ گئے ہوئے تھے۔ وہیں حضور ﷺ کی رحلت کی خبر ملی تو گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچے۔

سیدہ حبیبہؓ کے والد خارجہ بن زیدؓ سے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کی مواخات کی تھی اور وہ سخ میں رہتی تھیں۔ سیدنا ابو بکرؓ ان سے شادی کے بعد وہیں رہتے تھے۔ ان سے ان کی صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ پیدا ہوئیں تھیں۔ سیدنا ابو بکرؓ کے انتقال کے بعد انہوں نے اساف بن عتبہ بن عمرو سے نکاح کر لیا تھا۔[17]

---

[13] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 389
[14] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 387
[15] Alasaabah Fee Tameezi sahabah, Vol: 4, P: 269
[16] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 397
[17] Alasaabah Fee Tameezi sahabah, Vol: 4, P: 231

ج. سیدہ اسماءؓ بنت عمیس:

نام ونسب:

سیدہ اسماء دختر عمیس بن معبد بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقبل اور بقول ابو عمر یہی شخص خثعم ہے یہ رائے ابن الکبی کی ہے بایں تفاوت کہ انہوں نے نسب میں کچھ مختلف آدمی شامل کر دیئے ہیں مثلاً انہوں نے ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر کے علاوہ باقی کو اس طرح رہنے دیا ہے۔

پہلے خاوند حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی شہادت کے چھ مہینے بعد شوال ۸ھ ہجری غزوہ حنین کے زمانہ میں حضرت اسماءؓ کا دوسرا عقد حضرت ابو بکرؓ سے ہوا۔[18]

اعزاز ومرتبہ:

حضرت اسماءؓ کی والدہ کا نام ہند دختر عوف بن زہیر بن حارث کنانیہ تھا۔ زوجہ حضرت عباسؓ کی بہن تھیں یہ نو یا دس بہنیں تھیں، جناب حمزہ نے اسماء کی بہن سلمی دختر عمیس سے شادی کی تھیں۔ اسماءؓ بنت عمیس سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس تھیں کہ حضور اکرم ﷺ حمزہ اور عباسؓ ایسے لوگ ان میں شامل تھے۔[19]

مکہ معظمہ میں حق کی پاکیزہ معطر ہوا چلی تو یہ عظیم خاتون بھی ہجرت کی غرض سے اپنے خاوند کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تاکہ یہ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں اپنا مقام و مرتبہ بنا سکیں جنھوں نے دین الٰہی کے غلبے کی خاطر اپنا بہت بڑا حصہ ڈالا۔

یہ صحابیہؓ اس وقت اسلام لے آئے تھیں جب کہ ابھی رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس نے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سبقت کا اعزاز حاصل کیا جس کا اسلام کے ترازو میں بڑا وزن تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ[20]

"سبقت لے جانے والے ہی سبق لے جانے والے ہیں۔ یہی لوگ اللہ رب العزت کے مقرب ہیں"۔

ہجرت حبشہ:

حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور ان کے پہلے خاوند حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے مکہ معظّمہ میں قریش کے ہاتھوں اپنے حصے کی اذیتیں برداشت کیں اس موقع پر بیشتر خواتین نے اپنے خاوند کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ میں حضرت اسماءؓ اسلام کی نشر و اشاعت میں بہترین معاون ثابت ہوئیں۔ حضرت جعفرؓ بڑے فصیح و بلیغ، ذہین و فطین اور نپے تلے انداز میں گفتگو کرنے والے تھے۔ وہ ہمیشہ پُر تاثیر انداز میں بیان فرماتے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نجاشی نے عظمت اسلام کا اعتراف کر لیا اور مہاجر مہمانوں کی ضیافت میں اور زیادہ استقامت سے دلچسپی لینے لگے۔ انہوں نے حضرت جعفرؓ کے ہاتھ اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں کی مہمان نوازی بہت عمدہ انداز میں کرنے لگے۔ وہ ان کے عدل وانصاف کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے رہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں ہم اس کے پاس بڑے خوش و خرم اور شاداں و فرحاں رہے۔ جیسے اچھے گھر والے اچھے پڑوسی کے ساتھ خوشی خوشی رہتے ہیں۔[21]

---

[18] Usdul Ghaba Fee Maarifati shabah, Vol: 5, P: 396
[19] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 381
[20] Al waqiah, 56:10, 11
[21] Alzubairi, Masab Bin Abdullah Nasb-e-Qusaish, Darul Maarif, Misr 1982, P: 18

یاد رہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشیؓ کے حسنِ سلوک اور قبول اسلام کے اعزاز میں نبی ﷺ نے ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی تھی اس کے علاوہ پوری زندگی نبی ﷺ نے کسی مسلمان کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا نہیں فرمائی۔

د. حضرت اسماءؓ اور ابن نجاشی:

حبشہ میں ایک ایسا اچھوتا واقعہ پیش آیا جس نے حضرت اسماءؓ کو بڑے بلند مقام پر پہنچا دیا۔

مصعب بن عبد اللہ الزبیریؒ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ کے حکمران نجاشی کے ہاں بیٹا ہوا۔ اور اس سے چند دن پہلے اسماءؓ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوا نجاشی نے حضرت جعفرؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے۔

انہوں نے کہا عبد اللہ۔ نجاشی نے بھی اپنے بیٹے کا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ حضرت اسماءؓ نے اس کے بیٹے کو بھی اپنی گود لے لیا اسے پوری مدتِ رضاعت اپنے بیٹے عبد اللہ بن جعفرؓ کے ساتھ دودھ پلایا۔ اس بنا پر حضرت اسماءؓ کا ان کے ہاں اور زیادہ مقام و مرتبہ ہو گیا۔ حبشہ میں جو بھی مسلمان ہوتا وہ اپنے بارے میں حضرت اسماءؓ کو اطلاع دیتا۔[22]

اخلاقِ عالیہ اور استقامت پسندی:

حضرت اسماءؓ نے اپنے خاوند حضرت جعفرؓ کو شام میں لڑی جانے والی جنگ موتہ میں شریک ہونے کے لیے روانہ فرمایا کہ وہ اللہ کی راہ میں وہ جہاد کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حضرت جعفرؓ لشکر کے لیے نامزد کیے جانے والے تین امراء میں سے ایک امیر تھے۔ وہ سرخ وزرد رنگ کی گھوڑی پر سوار تھے۔ جب لشکر نبی کریم ﷺ کے ارشادات سننے کے لیے ٹھہرا اس وقت آپ ﷺ نے لشکر کے قائدین نامزد کیے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

علیکم زید، فان اصیب فجعفر فان اصیب جعفر فابن رواحۃ۔

"تمہارا امیر لشکر زید بن حارثہؓ ہو گا اگر وہ شہید ہو گیا تو امیر لشکر جعفرؓ ہو گا اگر جعفرؓ بھی شہید ہو گیا تو عبد اللہ بن رواحہؓ امیر لشکر ہو گا"۔[23]

جنگ موتہ میں معرکہ آرائی کے واقعات کی اطلاع اللہ رب العزت جو کہ علیم و خبیر ہیں نے اپنے رسول ﷺ کو وحی کے ذریعے کر دی اور وہاں جو صورت حال پیش آئی آپ ﷺ کو معلوم ہو گئی۔

آپ ﷺ مدینہ منورہ میں منبر پر چڑھے، مسلمانوں کی حضرت جعفرؓ اور اس کے ساتھیوں کی شہادت کی اطلاع دی، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی پھر حضرت جعفرؓ کے نام پر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ اس کے گھر پر تشریف لے گئے۔ اس کے بچوں کو اپنے پاس بلایا انہیں اپنے قریب کیا انہیں چوما یہ منظر بڑا رقت انگیز تھا حضرت اسماءؓ اپنے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جعفرؓ کے بچوں کو اپنے پاس بلایا، میں نے دیکھا کہ آپ انہیں چوم رہے ہیں۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا جعفرؓ کے بارے میں کوئی اطلاع آئی ہے؟

آپ نے فرمایا ہاں آج وہ شہید ہو گئے ہیں۔ ہم یہ سن کر رونے لگے۔ آپ واپس ہوئے اور فرمایا:

اصنعوا لآل جعفر طعاما قد جاء ما یشغلھم۔

[22] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 380
[23] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 381

آل جعفر کے لیے کھانا بناؤ آج انہیں جو غم لاحق ہوا اس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔[24]

پھر رسول اللہ ﷺ حضرت جعفرؓ کی شہادت کے تیسرے روز حضرت اسماءؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا تحدی بعد یومك هذا ۔

حضرت اسماءؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے انہیں اپنے بچوں کے یتیم ہونے کا شدید احساس ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العیلة تخافین علیهم وانا ولیهم فی الدنیا والاخرة۔

"بچوں کے بارے میں خوف زدہ ہیں میں ان کا دنیا و آخرت میں ذمے دار ہوں"۔

اس کے بعد پھر آپ نے حضرت اسماءؓ اور اس کے بچوں کے حق میں دعا کی۔[25]

اس موقع پر حضرت اسماءؓ نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ اور صبر کرنے والوں کو پورا پورا اجر و ثواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں کو یادگار انعامات سے نوازا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون O اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔[26]

"یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی طرف سے آئے تھے اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رب العزت کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہوئی اور یہی لوگ ہیں ہدایت یافتہ"۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس حضرت اسماءؓ کی فضیلت خاص کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت اسماءؓ بھی تشریف فرما تھیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا اسماء هذا جعفر مع جبریل و مکائیل مر فاخبرنی انه لقی المشرکین یوم کذا و کذا فسلم فردی علیه السلام۔

"اے اسماءؓ جعفرؓ جبریلؑ اور میکائیلؑ کے ساتھ گذرے ہیں وہ مشرکین سے فلاں فلاں دن نبرد آزما ہوئے اور انہوں نے سلام کہا ہے آپ بھی سلام کا جواب دو"۔[27]

آنحضرت ﷺ جب مرض میں مبتلا ہوئے تو حضرت ام سلمیٰؓ اور حضرت اسماءؓ نے آپ کا مرض، "ذات الجنب" تشخیص کر کے آپ کو دوا پلانا چاہی جبکہ آپ ﷺ نے دوا کے پینے سے انکار فرمایا۔ اسی اثناء میں آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی، ان دونوں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا اور وہاں منہ مبارک کھول کر دوا پلا دی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ کی غشی دور ہوئی۔ تو آپ ﷺ کو کچھ افاقہ کا احساس ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا اس تدبیر کا مشورہ اسماءؓ نے دیا ہوگا۔[28]

---

[24] Al zahbi Muhammad Bin Ahmad Bin usman, Seyar Alamunnubla, Muasisatureesalah, Baroot, Labnan, Vol: 1, P: 208
[25] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 381
[26] Al Baqarah 2:156,157
[27] Seyar Alamunnabla, Vol: 1, P: 211
[28] Seyar Alamunnabla, Vol: 1, P: 367

خطبۃ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت صدیق اکبر نے انہیں اپنے ساتھ لائے تھے ذوالحلیفہ کے مقام پر محمد نامی بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسے مدینہ منورہ واپس بھیجنے کا ارادہ کرے گا مگر نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے حکم دو کہ وہ غسل دے کر پھر احرام باندھ لے اور اپناحج وعمرہ پورا کر سکتی ہے۔[29]

صبر واستقلال:

۸ھ میں حضرت جعفرؓ کی شہادت پر حضرت اسماءؓ کو جو صدمہ پہنچا تھا وہ ان کے لیے بہت بڑی آزمائش تھی۔ لیکن خدا کی رضاجوئی میں وہ اپنے اس غم کو صبر وشکر سے بدل چکی تھیں۔ لیکن ۱۳ھ میں حضرت ابو بکرؓ کی وفات سے وہ پھر محزون ومغموم ہو گئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا صدمہ وفات بھی انہیں برداشت کرنا پڑا جب ۱۳ھ میں ان کی شوہر حضرت ابو بکرؓ نے انتقال فرمایا تو انہوں نے وصیت کی کہ میری بیوی مجھے غسل دے گی، چنانچہ حضرت اسماءؓ نے اُن کو غسل دیا۔

اسی طرح ۳۸ھ میں جب کہ حضرت اسماءؓ کے فرزند محمد بن ابی بکرؓ مصر میں شہید ہوئے، اور ظالموں نے ان کی نعش بے دردی سے گدھے کی کھال میں جلائی۔ تو ظاہر ہے کہ حضرت اسماءؓ کے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ واقعہ اور دردناک منظر کیا ہو سکتا تھا لیکن آپ نہایت صبر وشکر کے ساتھ ثابت قدم رہیں اور اس واقعہ کو سن کر جائے نماز بچھائی اور نماز میں مصروف ہو گئیں۔[30]

ہجرتین کی سعادت:

حضرت اسماءؓ بنت عمیس دو ہجرتوں کی سعادت حاصل کرنے والی دو قبلوں کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے والی، اسماءؓ بنت عمیس الخثعمیہ جو بحریۃ حبشیۃ کے لقب سے مشہور معروف ہوئی۔

حضرت اسماءؓ کی دوسری ہجرت مدینہ منورہ کی طرف ۷ ہجری کو ہوئی۔ جو مہاجرین فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ آپ نے انہیں بھی مال غنیمت سے حصہ دیا۔ نبی ﷺ نے حضرت اسماءؓ کے حق میں دو ہجرتوں کی گواہی دی ہے۔

"جب حضرت اسماءؓ حبشہ سے تشریف لائیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ازراہ مذاق ان سے کہا اے اسماءؓ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سعادت حاصل کرلی"۔ حضرت اسماءؓ نے کہا آپ بالکل سچ کہتے ہیں۔

کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے وہ تمہارے بھوکوں کو کھانا کھلاتے، تمہارے ناواقفوں کو تعلیم دیتے، ہم دور دھکیلے گئے ، پردیسی تھے، اللہ کی قسم میں یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں گی۔ تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ بات کہی۔

آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

للناس هجرة ولكم هجرتان۔

لوگوں کے لیے ایک ہجرت اور تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔[31]

اہل ایمان اُن کے پاس گروہ در گروہ آکر اس نبوی اعزاز کے بارے میں سوال کرتے۔ ان کا یہ سوال رشک اور سرور بھرے انداز میں ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت اسماءؓ سے یہ روایت کرتے ہیں۔

ولكم الهجرة مرتين هاجرتم الى النجاشي وهاجرتم الى۔

---

[29] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 391
[30] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 381
[31] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 382

"یعنی ایک نجاشی (حبشہ) کی طرف ہجرت کی اور دوسری مرتبہ میری طرف (ہجرت مدینہ)"۔[32]

جب حضرت عمرؓ نے وظائف مقرر کیے تو پہلے ہجرت کرنے والی خواتین کے لیے ایک ایک ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا۔ ان میں اسماءؓ بنت عمیسؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ اور ام عبد اللہ بن مسعودؓ کے نام بھی شامل تھے۔

حضرت اسماءؓ کو خوابوں کی تعبیر میں مہارت حاصل تھی۔ حضرت عمرؓ اس سے خوابوں کی تعبیر پوچھا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے اس کے زیر ناف دو ٹھونگے مارے حضرت اسماءؓ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا، ایک عجمی شخص آپ کو قتل کرے گا۔ چند دن گذرے ابو لولوہ مجوسی نے ان کے زیر ناف تین خنجر مارے اور حضرت عمرؓ شہید ہو گئے۔[33]

محافظ احادیث نبوی ﷺ:

امام مسلمؒ اور اصحاب سنن الاربعہؒ نے حضرت اسماءؓ سے تقریباً 60 کے قریب روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ امام ابو داوٗدؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ و ابن ماجہ کے نام شامل ہیں۔

حضرت اسماءؓ سے جن صحابہ کرامؓ نے احادیث روایت کیں وہ عمر بن خطاب، ابو موسیٰ اشعریؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، اور اُن کا بیٹا عبد اللہ بن جعفرؓ و دیگر صحابہؓ شامل ہیں۔[34]

صحابہؓ کے علاوہ جن تابعین نے ان سے روایت کیا، وہ عروہ بن زبیر، عبد اللہ بن شداد سعید بن مسیّب الشعبی، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ام عون بنت محمد بن جعفرؒ اور دیگر تابعین شامل ہیں۔[35]

حضرت اسماءؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ نے روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔ مجھے میری والدہ صاحبہ نے ایک وظیفہ سکھلایا جس کا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔

اللہ ربی لا اشرك به شیاءً۔

"اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا"۔[36]

دینِ متین کی خدمت کی بدولت اللہ رب العزت نے انہیں دنیا اور اخرت کی کامیابیوں سے سرفراز فرمایا ہے۔

عقدِ ثالث ووفات:

حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نکاح میں آئیں، محمد بن ابی بکرؓ بھی اپنی والدہ کے ساتھ آئے تھے اور حضرت علیؓ کے آغوشِ عاطف میں فخر تربیت حاصل کیا تھا۔[37] حضرت علی کے صلب سے ایک فرزند یحیٰ پیدا ہوئے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے لمبی عمر پائی۔ حضرت علیؓ کے بعد بھی زندہ رہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئیں۔[38]

---

[32] Usdul Ghaba Fee Maarifati shabah, Vol: 5, P: 396
[33] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 144
[34] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 391
[35] Usdul Ghaba Fee Maarifati shabah, Vol: 4, P: 235
[36] Altabqat ul Kubra, Vol: 8, P: 391
[37] Alqurtabi Umer Yousaf Abdul Bin Muhammad Bin Abdul Ber. Alistiyab Fee Marifatil Ashab, Darul Kashf Alilmiyah, Baroot, Labnan, Vol: 4, P: 348.
[38] Seyar Alamunnabla, Vol: 2, P: 281

3. خلاصہ:

بلا شبہ تاریخِ اسلام میں خواتین صحابیاتِ رسول ﷺ نے بہت نمایاں کارنامہ ہائے سر انجام دیے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے اسی طرح آپ ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ و صحابیاتؓ کی زندگیاں بھی ہمارے لیے اسوہ ہیں۔ ازواجِ ابو بکر صدیقؓ کی سیرت بھی قابل تحسین ہے بالخصوص حضرت امّ رومان اور اسماء بنت عمیسؓ کی سیرت امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کی ذات میں زہد و تقویٰ، عبادت، شرم و حیا اور صبر و استقلال کمال درجے کا پایا جاتا ہے۔ ان کی زندگیوں میں اسلام عملی طور پر موجزن تھا۔ صحابہ و صحابیاتؓ کا ایک کے بعد دوسرا نکاح قائم کرنا عفت و عصمت کی حفاظت اور اشاعتِ دین ہی مقصود تھا چنانچہ ان کی سیرت امت مسلمہ کی رہنمائی ہدایت کا آلہ کار ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)